تجوید کا پس منظر:
تجوید کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم اس کا پس منظر سمجھ سکیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے اللہ تعالی نے یہ قران کی کوئی ایت یا سورت کا جب نزول کرنا چاہا تو اس کو اپنےخاص انداز میں پڑھ کے جبرائیل علیہ السلام کو بتایا جبرائیل علیہ السلام نے بالکل اسی طرح اسی انداز سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بالکل اسی طرح سے اسی انداز میں یاد کیا اور پھر اس کو اسی طرح سے اسی انداز میں صحابہ کرام تک پہنچا دیا صحابہ کرام نے بھی اسی طرح سے اس کو یاد کیا اور اس طرح پورا قران ایک مخصوص انداز کی ادائیگی اور مخصوص قرأت(عربی لحن) میں اتارا گیا بعد میں پھر صحابہ کرام کی محنت ہے کہ انہوں نے بیٹھ کے تجوید کے اصول تدوین کیے یہ تجوید کے اصول پورے قران میں نافذ عمل ہیں اور اگر ہم ان اصولوں کی پابندی کریں گے تو اس قران کو بالکل اس طرح ہی سے پڑھ رہے ہوں گے جس طرح سے اللہ تعالی نے پڑھ کے اس کو ہماری طرف اتارا ہے۔
یاد رہے کہ یہ اللہ تعالی کا کلام ہے اور اس کو ہم نے ویسے ہی پڑھنا ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے پڑھا ہے ورنہ بعض مقامات پہ اتنی بڑی غلطی ہو جاتی ہے کہ معنی بدل جاتے ہیں یا الفاظ بے معنی ہو جاتے ہیں اس طرح سے غلطی کے ساتھ ساتھ گناہ بھی ہوتا ہے اور غلط پڑھنے والے کی نیگیٹو مارکینگ ہو رہی ہوتی ہے اور ہم اپنے تئیں یہ خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے قران کا اتنا حصہ پڑھ لیا یا حفظ کر لیا۔
تجوید کا علم:
تجوید کا علم بہت وسیع ہے اس کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔
1)صحیح مخارج کا علم
2)صحیح حرکات کی ادائیگی
3)حسن قرأت کے اصول
اب ہم ان حصوں کو الگ الگ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں
1)**صحیح مخارج کا علم۔** اس کا علم حا صل کرنا لازم ھے ورنہ گناہ ہوگا۔
عجمی(غیرعرب) لوگ اپنے انداز گفتگو اور اپنے تلفظ کے مطابق قرآن کو پڑھتے

ہیں، جیسا کہ ہماری اردو زبان میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن کا تلفظ ان کے رسم الخط سے مختلف ہے مثلا ظاہر کو زاہر، مطلب کو متلب، فضل کو فزل، صورت کو سورت، مثال کو مسال بولتے ہیں، اصلاح کو اسلاح وغیرہ۔۔۔۔ اور اس کو غلطی شمار نہیں کیاجاتا اور نہ ہی عیب سمجھا جاتا ہے ؛لیکن قرآن کریم میں "ض کو د"، "ظ کو ز" ، "ط کو ت"، "ص کو ث یا س"، "ع کو ا" ، "ح کو ہ" وغیرہ پڑھنا زبردست غلطی ہے ،جس کو علماء نے لحنِ جلی سے تعبیر کیا ہے اس قسم کی غلطیوں سے معنی بدلتے ہیں یا اکثر اوقات بے معنی ہو جاتے ہیں۔

2) صحیح حرکات کی ادائیگی کا علم:

تجوید کے خلاف قرآن مجید پڑھنے کو لحن کہتے ہیں لحن دو قسم کی ہوتی ہے**(۱)لحن جلی(۲)لحن خفی**

لحن جلی بڑی غلطی کو کہتے ہیں یعنی صفات لازمہ ومخارج وغیرہ میں غلطی کرنا اور یہ پانچ طرح کی ہیں۔ اس کا علم حصل کرنا لازم ھے ورنہ گناہ ہوگا

(۱) حرفوں میں تبدیلی کرنا،جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْهَمْدُ پڑھنا۔علیم کی جگہ الیم پڑھنا۔۔۔ اس سے معنی بلکل الٹے ہو جاتے ہیں۔

(۲) حرکتوں کے اندر تبدیلی کرنا جیسے اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمْتُ پڑھنا۔

(۳) متحرک کی جگہ ساکن ،جیسے اَنْشَاَهَا کی جگہ اَنْشَاْهَا پڑھنا یا ساکن کی جگہ متحرک مثلا خَلْقًا کی جگہ خَلَقًا پڑھنا۔

(۴) حرفوں کو گھٹا دیناجیسے لَمْ يُوْلَدْ کو لَمْ يُلَدْ یا حر فوں کو بڑھادیناجیسے لَمْ يَلِدْ کی جگہ لَمْ يَلِيْدْ پڑھنا۔

(۵) مشدد حرفوں کو مخفف جیسے اِيَّاکَ کی جگہ اِيَاک پڑھنا یا مخفف کی جگہ مشدد کرکے پڑھنا جیسے اَظْلَمَ کو اَظَّلَمَ وغیرہ۔

"ل" تاکید کی جگہ "لا" پڑھنا یا اسکے برعکس پڑھنا۔۔۔۔اس سے معنی بلکل تبدیل ہو جاتے ہیں۔

لحن جلی کرکے قرآن شریف پڑھنا **حرام** ہے بسا اوقات اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اس لیے اس سے بچنا نہایت ضروری ہے ۔

3) حسن قرأت کے اصول ۔ یہ بہت وسیع علم ھے۔

یہ وہ اصول ہیں جس سے قرآت میں خوبصورتی بنتی ھے۔جیسے غنہ، اظہار، اخفا، مد وغیرہ کے اصول۔۔ان کی غلطی لحن خفی کہلاتی ھے۔

لحن خفی چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں ،یعنی صفات محسنہ(وہ صفات جو اچھی سمجھی جاتی ہیں)میں غلطی کرنا اور یہ کئی جگہ ہیں جن میں سے چند مثالیں یہ ہیں۔

(۱) موٹے کی جگہ حروف کو باریک پڑھنا جیسے رَبَّکَ میں را کو باریک پڑھنا یا باریک کی جگہ موٹا پڑھنا جیسے بِاللّٰہِ میں اللہ کے لام کو موٹا پڑھنا

(۲) اظہار کی جگہ غنہ کرنا جیسے عذابٌ الیم کے تنوین میں غنہ کرنا یا اخفا کی جگہ اظہار کرنا جیسے یتیماً فاوی کے تنوین میں اظہار کرنا

(۳) مد فرعی کی جگہ مد نہ کرناجیسےوَالسَّمَآءَ کو بغیر مد کے پڑھنا

لحن خفی سے قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے، اس لیے اس سے بھی بچنا ضروری ہے ۔

تجوید کے ساتھ قرآن شریف پڑھنے کے تین درجے ہیں:

(۱) **<u>ترتیل:</u>**نہایت آہستہ اور کسی قدر اطمینان سے پڑھنا،جیسے جلسوں میں پڑھا جاتا ہے

(۲) **<u>تدویر:</u>** نہ بہت تیز نہ بہت آہستہ متوسط طریقے سے پڑھنا ،جیسے عموماًنمازوں میں پڑھا جاتا ہے

(۳) **<u>حدر:</u>**تیزی کے ساتھ پڑھنا ؛لیکن تجوید کے خلاف نہ ہو جیسے عام طور پر تراویح میں پڑ ھاجائے

تجوید کا حکم:

تجوید کے مطلقاً تمام قواعد کا پڑھنا فرض کفایہ ہے اور قرآن مجید صحیح پڑھنے کے لیے جس قدر قواعد ضروری ہیں کہ اس کے بغیر نماز درست نہیں ہوسکتی ان کا جاننا فرض عین ہے ۔

قرآن اور حدیث سے قرآن پاک کو تجوید سے پڑھنے کا حکم۔(چند مثالیں)

قرآن کریم اللہ عز وجل کا کلام ہے اس کے حقوق میں ایک اہم ترین اور اولین حق یہ ہے کہ صحت الفاظی اور ضروری قواعد تجوید کی رعایت کرتے ہوئے اس کی تلاوت کی جائے۔

:قران میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا "۔

(المزمل:۴)

ہم نے اسے ترتیل کے ساتھ نازل کیا ہے**)**

سے واضح ہے اور ترتیل ہی کہ ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے؛ چنانچہ دوسری
جگہ ارشاد ہے:
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا"۔ "
اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔
(المزمل:۴)
ترتیل کی تفسیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق حروف کو تجوید کے ساتھ پڑھنا اور وقفوں کی معرفت ہے تو ترتیل سے قرآن کریم پڑھا جائے گا تب ہی اس کی تلاوت کا حق ادا ہوگا اور ایسی ہی تلاوت پر حسنات اور انعامات کا اللہ تعلی کا وعدہ ہے؛ لیکن اگر تلاوت تجوید کی رعایت کے ساتھ نہیں؛بلکہ اس کے خلاف ہے تو اس سے تلاوت کا حق ادا نہیں ہوسکتا،
حدیث میں ہے
زَيِّنُوالْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ"۔"
(ابو داؤد،استحباب الترتیل فی القرأت،حدیث نمبر:۱۲۵۶)
اپنی آواز سے قرآن کو مزین کرو ۔
حَسِّنُو الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُالْقُرْاٰنَ حُسْنًا"۔"
شعب الایمان،)
اچھی آواز سے قرآن کوپڑھو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن کو بڑھا دیتی ہے
اِقْرَؤُالْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتَهَا"
(شعب الایمان،حدیث نمبر:۲۵۴۱)
قرآن کریم کو عربی لحن میں پڑھو۔
محقیقین علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ بغیر تجوید قرآن پڑھنے والامستحق ثواب نہیں ہوتا؛ بلکہ گناہ گار ہوتا ہے، علامہ محقق جزری فرماتے ہیں۔
وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حتمٌ لَازِمٌ
مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ اٰ ثْمٌ
لِاَنَّهُ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلاَ وَهٰكَذَا امِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا
ترجمہ:تجوید کا حاصل کرنا ضروری ولازم ہے۔
جو شخص تجوید سے قرآن نہ پڑھے گناہگار ہے ۔
اس لیے کہ اللہ تعالی نے تجوید ہی کے ساتھ اُس کو نازل فرمایا ہے۔
اور اسی طرح اللہ تعالی سے ہم تک پہنچا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے: رب تال للقرآن والقرآن یلعنه،
(احیاءعلوم الدین،الباب وھی عشرۃ،:۲۸۴/۱)
(مجلة المنار،الحکمة فی انزال القرآن:۲۵۸/۸)
یعنی بہت سے لوگ قرآن کی تلاوت اس حالت میں کرتے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا جاتا ہے، یہ حدیث عام ہے جو ذیل کے تین جماعتوں کو شامل ہے:
وہ جو حروف کو غلط پڑھیں**(۱)**
وہ جو قرآن کے احکمات تو پڑھیں مگر اس پر عمل نہ کریں**(۲)**
وہ جو قرآن کریم کے معنی اور تفسیر میں رد وبدل کریں**(۳)**
اسلئے قرآن کریم کو اسی طرح پڑھاجائے جس طرح وہ نازل ہوا ہے یعنی حروف کو ان کا حق اسی طرح دیا جائے کہ مخارج وصفات اور دیگر قواعد کے اعتبار سے ان کی ادائیگی درست ہو اور بے موقعہ وبے طریقہ وقف نہ کیا جائے۔
لیکن اگر کوئی شخص حتی الوسع کوشش کے باوجود بھی صحیح تلاوت پر قادر نہ ہوسکے تو معذور ہے، اللہ جل شانہ کی شان کریمی سے امید ہے کہ اس کوشش کا بھی اجر ملے گا اور تلاوت کا بھی؛ پھر جہاں تک ہوسکے حتی الامکان پوری کوشش کرکے اچھی آواز اور بہتر انداز سے بھی تلاوت کرنا بے شک مستحب اور مستحسن ہے؛ لیکن شرط یہ ہے کہ تجوید کے دائرے سے باہر نہ ہو ،
ابھی تک اگر کوتاہی ھوںی ھے تو اب یہ علم حاصل کرنا شروع کر دیں۔ اگر زندگی نے مہلت نہ بھی دی تو اللہ تعالی کے حضور معافی کی امید ہے(اس عذر کے ساتھ) کہ ھم نے کوشش تو شروع کر ی تھی۔

<u>سوال:</u>

<u>اگر اخرت میں اللہ تعالی نے یہ سوال پوچھ لیا کہ کیا ہم نے تم کو ایک لمبی عمر صحت، وسائل ، مال و دولت ، عقل و شعور لکھنے پڑھنے کی نعمتیں نہیں دی تھیں کہ کے اپنی روز مرہ کی لغویات لھو اور لعب کی مصروفیات کو ترک کر کے ہمارے کلام کو صحیح طرح سے پڑھنے کا علم حاصل کر لیتے تو ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟؟؟</u>